كتاب الطهارة

المسائل المهمة المتعلقة بأبواب الطهارة

مع ذكر الأدلة من الكتاب والسنة

(باللغة الأردية)

إعداد

د.محبوب أحمد أبوعاصم

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اَمَّا بَعْدُ !

فقہ کی تعریف:

فقہ کا لغوی معنی: (فَهْمُ الأَشْيَاءِ الدَّقِيْقَة) باریک اِشیاء کو سمجھنا اور ان پر گہری نظر ڈالنا.

فقہ کا اصطلاحی معنی: (اَلعِلْمُ بِالأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ مِنَ أَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّة) شریعت کے عملی احکام کو تفصیلی دلیلوں سے معلوم کرنا.

اور یہ تفصیلی دلیلیں: قرآن، حدیث، اجماع اور صحیح قیاس ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْن) اللہ تعالی جس شخص سے خیر و بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ دیتا ہے.

فقہ دو امر پر مشتمل ہے:

فقہ العبادات: یعنی عبادت سے متعلقہ احکام ومسائل کا علم حاصل کرنا، ان عبادات میں: طہارت، نماز، زکاۃ، روزہ، حج اور جہاد کے اِبواب ہیں.

فقہ المعاملات: یعنی ان مسائل واحکام کا علم حاصل کرنا جن کا تعلق حلال وحرام یا لوگوں سے معاملات میں ہو، جیسا کہ خرید وفروخت، نکاح وطلاق، اور لباس وطعام وغیرہ کے مسائل ہیں.

مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوا کہ "فقہ" جہاں اِیک انسان کا تعلق اپنے رب سے قائم کرتی ہے، وہاں اس بات کی تعلیم بھی دیتی ہے کہ اِیک انسان کا دوسرے انسان سے معاملہ کیسا ہو، چنانچہ شریعتِ اسلامیہ اِیک مکمل دستورِ حیات ہے، جو انسان کی دین ودنیا کے ہر پہلو میں رہنمائی کرتی ہے. اور اس کی رہنمائی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نام ہی اسلام ہے.

مسائل واحکام میں اختلاف کی حالت میں کیا فرض ہے؟

ارشادِ باری تعالی ہے: { فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا } (پھر اگر کسی بات پر تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ تعالی اور رسول ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر اور انجام میں اچھا ہے) (النساء: 59)،

مزید ارشاد ہے: {اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ} (اس (قرآن وسنت کی) اتباع کرو جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا، اور اسے چھوڑ کر دوسرے اولیا کی پیروی نہ کرو، بہت کم ہی تم نصیحت پاتے ہو)

قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے سے متعلق ائمہ کرام کی تعلیمات:

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قرآن وسنت کی اتباع کرنے اور اس کے مخالف اقوال کی تقلید سے منع کرنے سے متعلقہ کئی ارشادات ہیں: فرماتے ہیں:

1- (إذا صح الحديث فهو مذهبي). (اگر حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو میرا مسلک وہی ہے) (ابن عابدين في الحاشية 63/1)

2- (لا يحل لأحد أن يأخذ بقولنا ما لم يعلم من أين أخذناه). (کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہمارا قول اختیار کرے جب تک یہ معلوم نہ کرلے کہ اس قول کی دلیل کیا ہے) (ابن عابدين في حاشيته على البحر الرائق 293/6).

3- وفي رواية: (حرام على من لم يعرف دليلي أن يفتي بكلامي، فإننا بشر نقول القول اليوم ونرجع عنه غدا). (جسے میرے فتوے کی دلیل معلوم نہ ہو اسے وہ فتوی دینا حرام ہے، کیونکہ ہم بشر ہیں، آج کوئی بات کہتے ہیں اور کل اس سے رجوع کرلیتے ہیں)

4- مزید فرماتے ہیں: (إذا قلتُ قولا يخالف كتاب الله تعالى وخبر الرسول ﷺ فاتركوا قولي). (اگر میں نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو قرآن وسنت کے خلاف ہو تو میری بات چھوڑ دو) (الفلاني في الإيقاظ ص 50)

امام مالک بن انس فرماتے ہیں:

1- (إنما أنا بشر أخطئ وأصيب فانظروا في رأيي فكل ما وافق الكتاب والسنة فخذوه وكل ما لم يوافق الكتاب والسنة فاتركوه). (میں بشر ہوں، چنانچہ میری رائے کو دیکھو جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو اسے لے لو اور جو قرآن وحدیث کے مخالف ہو اسے چھوڑ دو) (ابن عبد البر في الجامع 32/2)

2- (ليس أحد بعد النبي ﷺ إلا ويؤخذ من قوله ويترك إلا النبي ﷺ). (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر ایک کی بات قبول کی جا سکتی ہے اور ردّ بھی کی جا سکتی ہے) (ابن عبد البر في الجامع 91/2)

3- ابن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام مالک سے وضوکے دوران انگلیوں کا خلال کرنے سے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، جب میں نے اس بارے میں حدیث بتائی تو انہوں نے انگلیوں کا خلال کرنے کا فتوی دینا شروع کر دیا) (مقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم ص 31–32

امام شافعی فرماتے ہیں:

1- (ما من أحد إلا وتذهب عليه سنة لرسول الله ﷺ وتعزب عنه فمهما قلت من قول أو أصلت من أصل فيه عن رسول الله ﷺ لخلاف ما قلت فالقول ما قال رسول الله ﷺ وهو قولي) (ہر کسی سے سنتِ نبوی چھوٹ سکتی ہے، چنانچہ میرا جو فتوی یا قاعدہ کلیہ حدیث کے خلاف ہو اسے چھوڑ کر حدیث پر عمل کرو، اور سمجھو کہ میرا قول بھی وہی حدیث ہے). (تاريخ دمشق لابن عساكر 1/15 /3)

2- (أجمع المسلمون على أن من استبان له سنة عن رسول الله ﷺ لم يحل له أن يدعها لقول أحد). (مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت معلوم ہو جائے تو پھر اسے کسی کے قول کی خاطر چھوڑنا جائز نہیں) (الفلاني ص 68)

3- (إذا وجدتم في كتابي خلاف سنة رسول الله ﷺ فقولوا بسنة رسول الله ﷺ ودعوا ما قلت). (اگر میری بات سنتِ رسول کے خلاف ہو تو سنتِ رسول کو اپنا لو اور میری بات چھوڑ دو) (النووي في المجموع 63/1)

4- (إذا صح الحديث فهو مذهبي). (اگر حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو میرا مسلک وہی ہے) (النووي 63/1)

5- (كل مسألة صح فيها الخبر عن رسول الله ﷺ عند أهل النقل بخلاف ما قلت فأنا راجع عنها في حياتي وبعد موتي). (ہر وہ مسئلہ جس میں صحیح حدیث ثابت ہو جبکہ میں نے اس کے خلاف کہہ دیا ہو تو اپنی زندگی اور مرنے کے بعد بھی اس سے رجوع کرتا ہوں) (الحلية 107/9)

6- (إذا رأيتموني أقول قولا وقد صح عن النبي ﷺ خلافه فاعلموا أن عقلي قد ذهب). (اگر دیکھو کہ میں کسی صحیح حدیث کے خلاف کوئی فتوی دے رہا ہوں تو سمجھو کہ میری عقل چل گئی ہے) (ابن عساكر بسند صحيح 10/15

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

1- (لا تقلدني ولا تقلد مالكا ولا الشافعي ولا الأوزاعي ولا الثوري ، وخذ من حيث أخذوا) (نہ میری تقلید کرو اور نہ مالک، شافعی، اوزاعی اور ثوری کی تقلید کرو، بلکہ وہیں سے تم بھی دین حاصل کرو جہاں سے انہوں نے حاصل کیا (یعنی قرآن وحدیث سے). (إعلام الموقعين 302/2)

2- وفي رواية: (لا تقلد دينك أحدا من هؤلاء ، ما جاء عن النبي ﷺ وأصحابه فخذ به) (اپنے دین میں (ائمہ کرام میں سے) کسی کی تقلید نہ کرو، بلکہ وہی لو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے)

3- (رأي الأوزاعي ورأي مالك ورأي أبي حنيفة كله رأي وهو عندي سواء وإنما الحجة في الآثار). (امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ کی باتیں صرف ان کی ذاتی رائے ہے، جبکہ دلیل وحجت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے) (ابن عبد البر في الجامع 149/2)

فقہی اختلافات کے حوالے سے یہ بات بھی مدّ نظر رہے کہ یہ مسائل دین کے بنیادی اصولی مسائل نہیں کہ جو ایمان وکفر کا سبب بنیں، بلکہ یہ اختلافات عموماً ائمہ کرام کے اجتہاد کی وجہ سے ہیں، اس لیے ان مسائل میں تشدد، تعصب اور تنگ نظری کا شکار نہیں ہونا چاہیے، اور قرآن وسنت کی اتباع کرتے ہوئے مدّ مقابل کے ساتھ فراخ دلی سے پیش آیا جائے، رائے کا اختلاف کہیں دلوں کے اختلاف کا باعث نہ بن جائے، یہی صحابہ، تابعین اور ائمہء سلف کا منہج رہا ہے، مسائل میں اختلاف ہونے کے باوجود اُن کے دل ایک دوسرے کے لیے خیر خواہی اور محبت کے جذبات سے معمور ہوتے تھے۔ اللہ تعالی ہمیں بھی حق کی اتباع کرتے ہوئے آپس میں اِتحاد واتفاق کا رشتہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے

طہارت کے مسائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

1. طہارت کی فضیلت واہمیت : دین اسلام کی مختلف عبادات کا انحصار طہارت اور پاکیزگی پر ہے ۔ روح کا تزکیہ اور لباس و جسم کی طہارت لازم وملزوم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود امت کے سامنے طہارت اور پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ قائم کرکے دکھایا بلکہ امت کو بھی پاک وصاف رہنے کے لئے نہایت اعلیٰ معیار دیا، جیسا کہ ابومالکؓ اشعریؓ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ((اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْہَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ، کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا)) (طہارت آدھا ایمان ہے ۔ (ایک مرتبہ) الحمدللہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے ۔ سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا زمین وآسمان کے درمیان ساری جگہ کو بھر دیتاہے، نماز (دنیا وآخرت میں چہرے) کا نور ہے، صدقہ برہان ہے ، صبر روشنی ہے، اور قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر آدمی صبح اٹھتاہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے یا تو وہ (نیکی کرکے) آزاد کرا لیتا ہے یا (گناہ کرکے) ہلاک کرتا ہے) (مُسْلِم).

2. اسلام کے سب سے اہم اور بنیادی رکن، نماز کے لئے رسول اکرم نے جسم کی طہارت، لباس کی طہارت اور جگہ کی طہارت بنیادی شرائط مقرر فرمائی ہیں، جیساکہ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غَلُوْلٍ))۔ (اللہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور مال غنیمت سے چوری کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں کرتا) (مُسْلِم)، مزید ابوسعید خدری نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ)) "طہارت نماز کی کنجی ہے۔ نماز کی ابتداء تکبیر اور اختتام سلام پھیرنا ہے" (ابْنُ مَاجَہ: صحیح).

3. بلکہ پاکیزگی اور طہارت میں غفلت برتنے کو عذاب قبر کا سبب ٹھہرایا: ابْنِ عَبَّاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں: ((عَامَّۃُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِی الْبَوْلِ ، فَاسْتَنْزِھُوْا مِنَ الْبَوْلِ)) (قبر میں زیادہ تر عذاب پیشاب کے معاملے میں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے احتیاط کرو) (رَوَاہُ الْبَزَّارُوَالطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ وَالدَّارُقُطْنِیُّ: صحیح)

4. طہارت کی قسمیں : طہارت کی دو قسمیں ہیں : (1) معنوی طہارت : جو دل کو شرک اور گناہوں سے پاک کرنے سے حاصل ہوتی ہے، یہ طہارت جسم کی طہارت سے بھی اہم ہے، کیونکہ اس کے بغیر جسم کی طہارت ممکن نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: {إِنَّمَا الْمُشْرِکُونَ نَجَسٌ} (التوبہ:28). (2) دوسری قسم : حسی طہارت ہے، جس کی تفصیلات آگے آرہی ہیں .

5. طہارت کی تعریف : لغت میں صفائی، ستھرائی کو کہتے ہیں. اور اصطلاح میں : رفع الحدث (وضو یا غسل وغیرہ سے پاکی حاصل کرنے) اور ناپاکی دور کرنا ہے. حَدَث دو قسم کا ہوتا ہے: حدث اصغر: جو پیشاب پاخانہ جیسی کوئی چیز سبیلین سے خارج ہونے سے ہوتا ہے، جس کے لیے وضو کیا جاتا ہے، حدثِ اکبر: جو جنابت اور حیض ونفاس سے ہوتا ہے، جس کے لیے غسل کیا جاتا ہے، اور اگر وضو یا غسل نہ کرسکیں تو تیمّم کیا جاتا ہے .

پاني كے مسائل :

6. سمندر، دریا، چشموں، تالابوں اور بارشوں کا پانی پاک ہے، اور اس سے پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: {وَ أَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا} (الفرقان:(8) (اور ہم نے آسمان سے پاک پانی برسایا)۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی سے وضو کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ((ھُوَ الطُّھُوْرُ مَاؤُہٗ ، الْحِلُّ مَیْتَتُہٗ)) (سمندر کا پانی پاک ہے اور اس میں مرا ہوا جانور حلال ہے) (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَأَھلُ السُّنَنِ:صحیح)

7. پانی میں ناپاک چیز ملنے سے اس پانی کا رنگ، بو یا ذائقہ بدل جائے تو وہ ناپاک ہوگا، ورنہ نہیں ہوگا. جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: (إِنَّ الماءَ طَهُوْرٌ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ...) (پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی سوائے جس سے اس کا رنگ، ذائقہ یا بو بدل جائے) (ترمذي/صححه احمد)، ابن قیم فرماتے ہیں: "سنت نبوی اور صحابہ کرام کے آثار سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ پانی اگرچہ تھوڑا بھی ہو ناپاک نہیں ہوتا جب تک وہ تبدیل نہ ہو جائے، اہلِ مدینہ، جمہور سلف اور اکثر محدثین کا یہی قول ہے" إغاثة اللهفان ص(156).

8. اگر پانی میں معمولی مقدار میں کوئی پاک چیز مل جائے تو اس سے طہارت حاصل کی جا سکتی ہے، لیکن جب اسے پانی کی بجائے کچھ اور (یعنی شربت لسی وغیرہ کا) نام دے دیا جائے تو پھر اس سے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی. اُمّ ہَانِئ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ٹب کے پانی سے غسل کیا۔ اس پانی میں گُندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا) (النَّسَائِي:صحيح). مزید یہ کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً} (تمہیں کوئی پانی نہ ملے) (النساء: 43) لفظ (ماءً) نکرہ ہے، جس سے خالص یا مخلوط ہر طرح کا پانی مراد ہے.

9. پانی کو وضو یا غسل وغیرہ میں استعمال کرنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتا، سیدنا جَابِر بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کہتے ہیں کہ میں بیماری کی وجہ سے بے ہوش تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے وضو کیا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈال دیا تو مجھے ہوش آگیا) (الْبُخَارِي).

10. جنابت کی حالت میں پانی میں ہاتھ ڈالنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا، لیکن ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے. سیدنا ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن سے وضو کیا جس میں آپ کی کسی بیوی نے غسل کیا تھا اور فرمایا: (إِنَّ الماءَ لاَ يَجْنُب) (ایسے) پانی ناپاک نہیں ہوتا) (احمد، ابوداود، نسائي: صحيح) .

11. تمام انسانوں کے جوٹھ پاک ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے کھائی یا پی جانی والی جگہ سے کھاتے پیتے تھے (مسلم)، ایسے ہی حلال جانوروں کے بارے علماء کا اجماع ہے کہ ان کا جوٹھ پاک ہے، جبکہ حرام جانوروں کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ کتے اور سور کے علاوہ باقی جانوروں کا جوٹھ پاک ہے.

12. گٹروں کا پانی فلٹریشن اور کیمیکل مراحل سے گذر کر اپنی اصلی حالت میں واپس آ جائے اور اس میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو پاک ہو جاتا ہے (قرار مجلس هيئة كبار العلماء رقم(64).

13. اگر پاک پانی کے متعلق ناپاکی کا شک ہو جائے تو ایسے شک کو نظر انداز کیا جائے، اور اگر ناپاک اور پاک پانی مشتبہ ہو جائے تو دونوں میں سے جس پانی کے متعلق پاک ہونے کا رجحان ہو اسے استعمال کیا جائے.

14. مشتبہ کپڑوں کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا میسر نہ ہو تو جس کپڑے کے متعلق پاک ہونے کا زیادہ رجحان ہو اس میں نماز ادا کی جائے، اور یہ مشتبہ چیزوں کا قاعدہ ہے کہ یقین پر عمل کرتے ہوئے شک کو نظر انداز کیا جائے، صحیحین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر نمازی کو پیٹ سے ہوا خارج ہونے کا شک ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا: (لا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسمَعَ صَوتاً، أو يَجِدَ رِيحاً) (نماز نہ چھوڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے (یعنی ہوا خارج ہونے کا یقین ہو جائے) (البخاري: 137، مسلم: 361).

برتنوں کے مسائل:

15. پانی عموماً برتنوں میں محفوظ کیا جاتا ہے، اور اصل یہ ہے کہ سونے چاندی کے علاوہ: لوہے، تانبے، پیتل، پتھر، اور چینی وغیرہ کے کسی طرح کے پاک برتن میں پانی رکھا جا سکتا ہے، اگرچہ وہ قیمتی ہیرے جواہرات سے بھی کیوں نہ ہوں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: {هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا} (اس (اللہ) نے زمین میں ہر چیز تمہارے لیے پیدا فرمائی ہے) (البقرة: 29).

16. سونے چاندی کے برتن کھانے پینے یا طہارت میں استعمال کرنا منع ہے، صحیحین میں حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلاَ تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا) (سونے چاندی کے برتنوں پیو اور نہ اس میں کھاؤ). لیکن ٹوٹا ہوا برتن جوڑنے کے لیے معمولی مقدار میں چاندی کا استعمال کیا جاسکتا ہے، صحیح بخاری (3109) میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے پیالے پر چاندی سے جوڑ لگایا.

17. سونے چاندی کے برتنوں کے علاوہ خواتین سونے چاندی کے زیورات پہن سکتی ہیں، جبکہ مردوں کے لیے سونے کا استعمال حرام ہے، سوائے یہ کہ کپڑے کا بٹن اور دانتوں کے خول وغیرہ حسب ضرورت استعمال کیے جاسکتے ہیں.

18. اہل کتاب اور مشرکین کے برتن اور کپڑے اگر پاک ہوں تو استعمال کیے جاسکتے ہیں، جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے مشرکہ عورت کے مشکیزے سے پانی پیا اور وضو کیا. (بخاری: 344، مسلم: 682)، اور اگر انہیں دھولیا جائے تو افضل ہے، جیساکہ آپ نے اس کی تعلیم فرمائی ہے. (بخاری:5478، مسلم: 1930).

19. انسان کے علاوہ خشکی کی تمام جاندار چیزیں مرنے سے ناپاک ہو جاتی ہیں، صحیح بخاری (283) میں فرمانِ نبوی ہے: (الْمُؤْمِنُ لاَ يَنْجُس) (مسلمان ناپاک نہیں ہوتا).

20. لیکن جس جانور میں بہنے والا خون نہ ہو، ایسا جانور مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا، فرمانِ نبوی ہے: (پینے والی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر نکالو، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے اور پھر چاہیں تو وہ مشروب پی لیں)، یعنی وہ ناپاک نہیں، (بخاری: 3320)، بشرطیکہ یہ جانور گندگی ناپاکی سے پیدا نہ ہو جیساکہ کاکروچ وغیرہ ہے.

21. نیز ایسے جانوروں کا مردار بھی ناپاک نہیں جو پانی کے بغیر زندہ نہ رہ سکتے ہوں، جیساکہ مچھلی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے فرمایا: (هُوَ اَلطُّهُورُ مَاؤُهُ، اَلْحِلُّ مَيْتَتُهُ) (اس کا پانی پاک اور مردار حلال ہے) (صحیح ترمذی).

22. مردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے، جبکہ درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے، ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری کا چمڑہ اتارنے کا حکم دیا اور فرمایا: ((يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ)) (چمڑے کو پانی اور کیکر کی چھال پاک کردیتے ہیں) (احمد و ابوداود: حسن). ابوملیح بن اسامہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے) (احمد وابوداؤد ونسائی: صحیح).

23. ہر طرح کے حلال وحرام جانوروں کے: بال، اُون اور پَر استعمال کرنا جائز ہیں، کیونکہ یہ چیزیں بے جان ہوتی ہیں، چنانچہ ان چیزوں سے بنائے جانے والے کپڑے، لحاف اور کارپٹ وغیرہ استعمال کیے جاسکتے ہیں.

24. مردہ جانوروں کی ہڈیاں ناپاک نہیں، انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے، صحیح مسلم (363) میں فرمانِ نبوی ہے: (إِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا) (مردار جانور کا کھانا حرام کیا گیا ہے).

25. زندہ جانور سے کٹا ہوا حصہ مردار کے حکم میں ہے (یعنی ناپاک ہے)، اسی ضمن میں فرمانِ نبوی ہے: (مَا قُطِعَ مِنْ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ) (ابوداود : صحيح).

26. بلی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (یہ ناپاک نہیں، کیونکہ تمہارے پاس (گھروں میں) آتی جاتی ہے) (صحیح ابوداود)

27. اہلِ علم کے صحیح قول کے مطابق شراب حرام ہے لیکن ناپاک نہیں ہے، چنانچہ الکحل پر مشتمل عطر استعمال کیے جاسکتے ہیں. مزید یہ کہ ایسی ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں جن میں الکحل بالکل معمولی مقدار میں ہو. (فتاوى شيخنا محمد بن عثمیین (11/250-260).

نجاست دور کرنے کے مسائل:

28. نجاست ہر اس گندی چیز کا نام ہے جس سے پاک رہنے کا حکم دیا گیا ہے، نجاست کی تین قسمیں ہیں: (1) مغلظ (سخت) نجاست: جیسا کہ کتے کی نجاست ہے. (2) متوسط (درمیانی) نجاست: جیسا کہ پیشاب، پاخانہ، مردار کی نجاست ہے. (3) خفیف (ہلکی) نجاست: جیسا کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب ہے.

29. اصل یہ ہے کہ چیزیں پاک ہیں، کسی چیز کو ناپاک قرار دینے کی شرعی دلیل ہونا ضروری ہے، قرآن وسنت میں جن چیزوں کو ناپاک قرار دیا گیا ہے وہ: انسان یا حرام جانوروں کے فضلہ جات، مذی، ودی، حیض ونفاس کا خون، مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ مردہ جانور، بہا ہوا خون، خنزیر کا گوشت، کتے کا لعاب.

30. انسان کی منی ناپاک نہیں ہے. صحیح مسلم (288) میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیتی اور آپ ان کپڑوں میں نماز ادا کرتے)، اور اگر ناپاک ہوتی تو اسے کھرچ دینا کافی نہ تھا بلکہ دھونا ضروری تھا.

31. حلال جانور کا گوبر، پیشاب اور لعاب ناپاک نہیں ہے، صحیح مسلم (360) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت فرمائی، مزید صحیحین (بخاری: 2855، مسلم: 1671) میں ہے کہ آپ نے بیماری کے لیے اونٹ کا پیشاب پینے کی اجازت دی، اور اگر ناپاک ہوتے تو ایسا کرنے کی اجازت نہ دی جاتی.

32. حرام جانوروں کے گوبر، پیشاب وغیرہ ناپاک ہیں، صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے گوبر سے استنجاء نہ کیا اور فرمایا: (إِنَّها رِكْس) (بیشک یہ ناپاک ہے)، لیکن گدھے یا خچر کا پسینہ ناپاک نہیں، کیونکہ ان پر سواری کرنے والوں کو کپڑے دھونے کا حکم نہیں دیا گیا.

33. کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے اچھی طرح صاف کرکے اسی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے، اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے خون کے متعلق فرمایا:((تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّیَ فِیْهِ)) (پہلے اسے اچھی طرح کھرچ پھر اسے پانی سے مل کر دھوئے، اس کے بعد اس پر پانی ڈالے اور پھر اسی میں نماز پڑھ لے) (بخاری ومسلم).

34. غلاظت اور نجاست دور کرنے کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو اور کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال فرماتے۔استنجا اور دوسری نجاست دور کرنے کے لئے بایاں ہاتھ استعمال فرماتے) (ابوداود: صحیح).

35. طہارت حاصل کرنے اور نجاست دور کرنے کے لیے اصل یہ ہے کہ پانی کا استعمال کیا جائے{فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا} (النساء: 43) (پانی نہ ملنے کی صورت میں پاک مٹی سے تیمم کرلو)، اسی طرح بعض چیزیں پانی کے بغیر بھی پاک ہوسکتی ہیں، جیسا کہ پاک زمین پر چلنے سے جوتے پاک ہو جاتے ہیں، اسی طرح زمین دھوپ اور ہوا سے خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے . سیدنا ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب کوئی آدمی مسجد میں آئے تو جوتے پلٹ کر دیکھ لے اگر جوتوں پر غلاظت لگی ہو تو انہیں زمین پر رگڑ کر صاف کرے پھر انہی جوتوں میں نماز پڑھ لے) (احمد و ابوداود: صحیح).

36. بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہوتا۔ سیدنا ابوقتادۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے بارے میں فرمایا: ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ)) (یہ ناپاک نہیں بلکہ تمہارے پاس (گھروں میں) آتی جاتی رہتی ہے) (رواه أهل السنن (صحیح).

37. کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ((طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلاَهُنَّ بِالتُّرَابِ)) (جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی دفعہ مٹی سے دھونا چاہئے) (مسلم).

کتے کے علاوہ ہر طرح کی ناپاکی اگر ایک مرتبہ دھونے سے دور ہو جائے تو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں. صحیح بخاری میں ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا تو آپ نے صحابہ کو فرمایا: ((دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلاً مِنْ مَاءٍ)) (اسے کچھ نہ کہو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو).

38. شیر خوار بچے کے پیشاب پر اس قدر چھینٹے مار دینا کافی ہے جس سے جگہ تر ہو جائے، جبکہ بچی کا پیشاب دھونا ضروری ہے، سیدنا علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((بَوْلُ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)) (شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھویا جائے) قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک بچے کھانا نہ کھائیں، جب کھانے لگیں گے تو دونوں کے پیشاب دھوئے جائیں گے۔ (احمد وترمذی: صحیح)

39. مذی خارج ہونے سے استنجاء اور وضو کرنا چاہیے، اور اگر کپڑے پر لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے، صحیح مسلم (247) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی خارج ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ((يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ)) (پیشاب کی جگہ دھو کر وضو کر لیں).

40. ناپاکی تھوڑی ہو یا زیادہ اسے دور کرنا چاہیے، لیکن وہ معمولی ناپاکی جو عموماً نظر نہ آسکتی ہو قابلِ معافی ہے.

قضاءِ حاجت کے مسائل:

41. بیت الخلاء (toilet) میں قرآن کریم لے جانا حرام، اور قرآن کے علاوہ کوئی ایسی چیز جس میں اللہ کا ذکر ہو لے جانا مکروہ ہے. سیدنا انس بن مالک فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی (جس پر محمد رسول اللہ تحریر تھا) اتار دیاتے تھے) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ).

42. بیت الخلاء میں بائیں پاؤں سے داخل ہوتے ہوئے کہیں: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) (یا اللہ! میں ناپاک جنوں اور جننیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں) (مُتَفَقٌ عَلَيْهِ)، اور دائیں پاؤں سے نکلتے ہوئے کہیں: (غُفْرَانَكَ) (تیری بخشش چاہتا ہوں) (ابوداود).

43. قضائے حاجت کے دوران کھلی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے منع کیا گیا ہے، سیدنا ابُوھُرَیرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلاَ يَسْتَدْبِرْهَا)) (جب کوئی آدمی رفع حاجت کے لئے بیٹھے تو منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ کرے) (مُسْلِم)، البتہ طہارت خانے کے اندر یا دیوار کی اوٹ میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ (میں اپنی بہن (ام المومنین حفصہ) کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ کا منہ شام کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی) (مسلم).

جبکہ سورج اور چاند کی طرف رُخ یا پیٹھ کرنے سے ممانعت کی کوئی صحیح دلیل نہیں.

44. راستہ اور پھل یا سایہ دار درخت کے نیچے قضاء حاجت کرنا منع ہے، صحیح مسلم میں ہے: (اِتَّقُوْا اللَّعَانَيْنِ...) (دو لعنت شدہ چیزوں سے بچو: لوگوں کی راہ گذر، اور سایہ دار جگہ میں قضاء حاجت کرنے سے)، قبروں کے درمیان قضائے حاجت کرنے کا بھی یہی حکم ہے (ابن ماجہ: صحیح).

45. کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی ہے. (ابوداود ترمذی: حسن).

.46 کسی بِل یا سوراخ وغیرہ میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے، جو کہ عموماً جنوں یا کسی موذی چیز کے رہنے کی جگہ ہوتی ہیں (ابوداود: حسن).
قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے کا کوئی مخصوص طریقہ ثابت نہیں.

.47 صحیحین میں ہے کہ تین پتھروں یا تین مٹی کے ڈھیلوں سے صفائی کی جائے (بخاری: 161، مسلم: 237)، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب رفع حاجت کے لئے جاؤ تو مٹی کے تین ڈھیلے ساتھ لے جاؤ۔ پانی کی جگہ یہی کافی ہیں)۔ (یعنی تین ڈھیلوں سے مکمل طہارت حاصل ہوجائے گی جس کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے) (احمد، ابوداود، نسائی: حسن)، عصرِ حاضر میں ٹشو پیپرز وغیرہ سے صفائی کرنے کا وہی حکم ہے جو مٹی یا پتھر سے ہے (فتاوى شيخنا ابن عثيمين (112/11). مٹی پتھر یا پانی کسی ایک چیز پر اکتفاء کرنا جائز ہے. (ابوداود: حسن)

.48 کھائی جانے والی حرمت کی چیزوں سے صفائی کرنا منع ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور گوبر سے استنجاء منع کرتے ہوئے فرمایا: (إِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنّ) (یہ دونو تمہارے بھائی جنوں کا کھانا ہے) (الترمذی: صحیح).

.49 استنجاء کرتے ہوئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا منع ہے، صحیحین میں فرمانِ نبوی ہے: (وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ) (قضاءِ حاجت کے وقت دائیں ہاتھ سے شرمگاہ نہ چھوؤ اور نہ ہی اس سے استنجاء کرو) البخاري (194) ومسلم (393).

.50 رفع حاجت کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے، (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ جاتے جہاں کوئی دیکھ نہ پاتا) (ابوداود: صحیح)، سیدنا انس فرماتے ہیں کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے بیٹھنے لگتے، تو زمین کے قریب پہنچ کر کپڑا اٹھاتے) (تاکہ بے پردگی نہ ہو) (ابوداود وترمذی:صحیح).

.51 پیشاب بیٹھ کر کرنا چاہیے، لیکن کسی ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے، سیدنا حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ہوا، تو آپ نے ایک دیوار کے پیچھے کھڑے ہو کر پیشاب کیا) (بخاری)، کیونکہ جگہ بیٹھنے کے لیے مناسب نہ تھی.

.52 رفع حاجت کے دوران بلا ضرورت بات چیت کرنا منع ہے، صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے، تو ایک آدمی نے آپ کو سلام کہا لیکن آپ نے اس کا جواب نہیں دیا.

.53 اگر قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو نماز سے پہلے اس سے فارغ ہو جانا چاہیے، صحیح مسلم (560) میں فرمانِ نبوی ہے: (لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ) (کھانے، اور قضائے حاجت کی ضرورت کے وقت نماز نہیں ہوتی).

مسواك اور مسنون فطري اعمال :

.54 تمام اوقات اور خصوصاً وضو اور نماز کے ساتھ مسواک کرنا سنت ہے، فرمانِ نبوی ہے: ((لَوْ لَا اَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ)) (اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا) (ابوداود: صحیح)، صحیح بخاری و مسلم کی روایت میں (ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا)، روزہ دار روزے کی حالت میں کسی وقت بھی مسواک کر سکتا ہے. پیلو کی مسواک سنت ہے، ورنہ کسی بھی درخت سے کی جا سکتی ہے، مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی دانتوں پر رگڑنے سے بھی سنت پر عمل ہو جاتا ہے. (متفق علیہ).

.55 فطری چیزیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ)) (فطرت میں پانچ چیزیں شامل ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا اور مونچھیں کترانا) (مسلم). ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: (عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، و(الْمَضْمَضَةَ)، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ) (دس فطری چیزیں ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کا پچھلا حصہ دھونا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیرِ ناف بال صاف کرنا، اور استنجاء کرنا) (مسلم:261) .

56. مسلمان مردوں اور عورتوں کو چالیس دن میں بال ناخن وغیرہ کاٹ لینا چاہیے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے مونچھیں کترانے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اور زیر ناف بال صاف کرنے کی (زیادہ سے زیادہ) مدت چالیس دن تک مقرر کی گئی (مسلم).

57. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھنے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ اَحفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوْا اللِّحى)) (مشرکوں کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو) (مسلم).

58. ختنہ کرنا مَردوں کے لیے واجب ہے، اگر بچپن میں کسی وجہ سے ختنہ نہ ہوا ہو تو جیسے ہی ممکن ہو کرنا چاہیے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((ابراہیم علیہ السلام نے (80) اسّی سال کی عمر میں تیشہ (لکڑی چھیلنے کا آلہ) سے ختنہ کیا)) (بخاری).

وضو کے مسائل:

59. وضو کے متعلق اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ} (اے ایمان والو: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، اور تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کرتے ہوئے اس سے اپنے چہروں پر اور اپنے ہاتھوں پر مسح کر لو، اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں کرنا چاہتا، بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے، اور تم پر اپنی نعمت مکمل کردے، تاکہ تم شکر ادا کرو) (المائدۃ: 6) .

60. وضو یا کوئی دوسری عبادت نیت کے بغیر نہیں ہوتی: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)، نیت دل کا اِرادہ ہے، زبان سے نیت کرنا سنت کے خلاف ہے۔

61. وضو نماز کے لیے شرط ہے، سیدنا ابوہُرَیرَۃ رضی اللہ عنہ رَسُول اللّٰہ سے روایت فرماتے ہیں: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ)) (اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو جب تک وضو نہ کرلے نماز نہیں ہوتی) (مسلم). چنانچہ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یا اس کے بعد یاد آئے کہ اس نے بغیر وضو کے نماز پڑھی ہے تو اسے وضو کرکے نماز دہرانا ہوگی. کیونکہ وضو نماز کی شرط ہے، نماز کے علاوہ طواف اور قرآن پکڑنے کے لیے بھی وضو ضروری ہے۔

62. وضو کی شروط: (1) اسلام، (2) عقل، (3) تمیز، (4) نیت، (5) پاکیزہ پانی، (6) جسم سے پانی روکنے والی چیز کا ازالہ، (7) استنجا یا صفائی کرنا (8) حیض ونفاس سے پاک ہونا، (9) تمام واجب اعضاء دھونا ہے۔

63. وضو کے (6) چھ فرائض ہیں: (1) مکمل چہرہ دھونا (جس میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا)، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ} (جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے دھو لو)، (2) کہنیوں سمیت دونوں بازو دھونا {وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ} (اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ (دھولو). (3) کانوں سمیت سر کا مسح کرنا {وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ} (اور اپنے سروں کا مسح کرو). (4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا {وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ} (اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھولو). (5) وضو کے اعضاء ترتیب سے دھونا. کیونکہ یہی قرآن وسنت کی ترتیب ہے، جیساکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے (مسلم:235). (6) وضو مسلسل لگاتار کرنا، کیونکہ انس بن مالک فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں میں وضو کرنے کے بعد ناخن جتنی جگہ خشک تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا ((ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَکَ)) (واپس جا کر اچھی طرح وضو کرو) (ابوداؤد، نسائی: صحيح)

64. وضو کے مسنون اعمال: (1) وضو شروع کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا:(لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه) (جس نے وضو پر بسم اللہ نہ پڑھا اس کا وضو نہیں) (ابوداود: حسن)، (2) مسواک کرنا (مسئلہ 52)، (3) دونوں ہاتھ دھونا، (4) روزہ نہ ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں پانی اچھی طرح چڑھانا، (5) گھنی ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا، لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلاَّ اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)) (وضو اچھی طرح کرو، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک میں پانی اچھی طرح چڑھاؤ) (السنن: صحيح) (6) دائیں طرف کے اعضاء سے شروع کرنا، (7) سر کے علاوہ دوسرے اعضاء کو تین تین دفعہ دھونا، (8) وضو مکمل ہونے پر دعا پڑھنا. جیساکہ اس کی تفصیل ذیل کے مسئلہ (67) میں ہے.

65. وضو سے پہلے (بسم اللہ) پڑھنے کے علاوہ وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے کوئی مخصوص دعا ثابت نہیں.

66. وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے: حمران رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی طلب کیا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنا منہ تین دفعہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا، اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا، اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا: (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا) (مسلم).

67. وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: (اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر کوئی شخص مکمل وضو کرکے یہ دعاء پڑھ لے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو) (مُسلِم) ترمذی میں مزید یہ دعا ہے: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ))

68. سر کے مسح کا صحیح طریقہ یہ ہے: عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ پہلے سر کے اگلے حصہ سے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے، پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک واپس لے آئے - (بخاری).

69. اگر سر کے بال مہندی وغیرہ سے لیپ کیے ہوں تو علماء کے صحیح قول کے مطابق وضو کرتے ہوئے اس پر مسح کیا جا سکتا ہے، لیکن غسل کرتے ہوئے سر دھونا ضروری ہے، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھ کر سر کے بالوں پر گوند سے لیپ کیا تھا اور پھر احرام کھلنے تک اسی پر مسح کرتے رہے تھے) (بخاری و مسلم) (مجموع فتاوى ابن باز (161/10).

70. سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس کا مسنون طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر، اور اپنے دونوں انگوٹھوں سے دونوں کانوں کے باہر کے حصہ کا مسح کیا) (نسائی: صحیح).

71. وضو کے دوران گردن پر مسح کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، لہٰذا ایسا کرنا جائز نہیں.

72. وضو کے اعضاء ایک بار، یا دو بار، یا تین بار دھونے جائز ہیں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے) (بخاری، مسلم)، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دو، دو مرتبہ اعضاء دھوئے) (بخاری)، اور سیدنا عثمان بن عفان کی سابقہ حدیث میں ہے انہوں نے تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے.

73. اگر جسم کے کسی حصہ پر نیل پالش یا پینٹ وغیرہ جیسی کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے جسم تک پانی نہ پہنچ سکے تو وضو یا غسل کرتے ہوئے اس کا ازالہ کرنا ضروری ہے، لیکن مہندی، مرہم یا تیل کی طرح کی جو چیزیں جسم میں جذب ہو جائیں ان میں کوئی حرج نہیں.

74. غسل یا وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہئے- انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے لئے ایک مد پانی (نصف لیٹر سے کچھ زائد) اور غسل کے لئے ایک صاع پانی (تقریبا ڈھائی لیٹر) سے پانچ مد پانی (تقریبا تین لیٹر) تک استعمال کیا کرتے تھے) (بخاری ومسلم).

75. وضو یا غسل کے بعد پانی خشک کرنے کے لئے حسب خواہش تولیہ یا ٹشو استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح درست ہے، ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (غسل کے بعد بدن خشک کرنے کے لئے) تولیہ دیا تو آپ نے واپس کردیا) (مسلم)، عبادت کے علاوہ دیگر معاملات میں اصل یہ ہے کہ وہ جائز ہیں جب تک اس کی ممانعت کی دلیل نہ ہو.

76. وضو کرنے کے بعد بے مقصد باتیں یا فضول کام نہیں کرنے چاہئیں- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جب تم میں سے کوئی وضو کرکے مسجد کی طرف جائے تو راستے میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ چلے- کیونکہ وضو کے بعد آدمی حالت نماز میں ہوتا ہے)) (احمد ،ترمذی، ابوداؤد، نسائی: صحیح).

نواقضِ وضو (وضو توڑنے والی چھ (6) چیزیں ہیں)

77. پیشاب پاخانے کی جگہ سے کوئی چیز نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے: جیسا کہ پیشاب پاخانہ، منی، ودی، مذی، استحاضہ کا خون، اور ہوا خارج ہونا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ} (اور تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے آیا ہو)، سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں استفسار کیا، تو آپ نے جواب دیا ((مذی خارج ہونے سے وضو کرنا چاہئے اور منی خارج ہونے سے غسل کرنا چاہئے)) (ترمذی: صحیح). مزید فرمان ہے: (فَلاَ يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا) (مسئلہ 85).

78. گہری نیند سو جانے یا بیہوش ہو جانے یا عقل زائل ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ موزوں پر مسح کے بیان میں ہے: (وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ) (لیکن قضاء حاجت اور نیند کے بعد مسح کرسکتے ہیں) (ترمذي: حسن)، جبکہ ایسی حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جس میں ہوا خارج ہونے کا اندیشہ نہ ہو، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام نماز عشاء کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر نیند کی وجہ سے جھک جاتے پھر وہ دوبارہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے) (ابوداود: صحیح).

79. کپڑے کی آڑ کے بغیر جان بوجھ کر شرمگاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ورنہ نہیں، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جس نے اپنا ہاتھ کپڑے کی آڑ کے بغیر اپنی شرمگاہ کو لگایا اس پر وضو واجب ہو گیا)) (مسند احمد: صحيح)

80. اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ نے فرمایا: چاہو تو کر لو نہ چاہو تو نہ کرو۔ پھر اس نے سوال کیا: کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ! اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو) (مسلم)، لیکن اونٹ کے گوشت کے صرف شوربے سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں (فتاوی اسلامیہ: 280).

81. ہر وہ چیز جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ جنابت، حیض و نفاس ہیں.

82. دینِ اسلام سے مرتد ہو جانے سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں، لہٰذا وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (اگر شرک کروگے تو تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے) (الزمر: 65)، یہی ابن تیمیہ اور ابن باز کا اختیار ہے، جبکہ ابن حزم اور ابن عثیمین کا کہنا ہے کہ مرتد ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا.

83. قئے آنے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں.

84. سبیلین (پیشاب پاخانے کی جگہ) کے علاوہ جسم کے کسی حصہ سے خون وغیرہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا (ابن عثيمين)، لہٰذا زخموں سے بہتے ہوئے خون میں نماز ادا کی جا سکتی ہے، امام بخاری حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ: (ہمیشہ مسلمان اپنے زخموں میں نماز ادا کرتے رہے ہیں) (280/1).

85. اگر وضو کے بعد اس کے ٹوٹنے کا شک ہو تو اصل یہ ہے کہ وضو باقی ہے. اسی طرح اگر وضو ٹوٹنے کے بعد وضو بنانے کا شک ہو تو اصل وضو کا نہ ہونا ہے، اور یہی مشتبہ چیزوں کا قاعدہ ہے کہ یقین پر عمل کرتے ہوئے شک کو نظر انداز کیا جائے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیئاً فَأَشْکَلَ عَلَیْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلاَ یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا)) (جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لئے باہر نہ نکلے) (مسلم).

86. اگر مستقل بیماری (سلس البول، استحاضہ وغیرہ) کی وجہ سے وضو باقی نہ رہتا ہو تو اسی حالت میں نماز ادا کرنی چاہئے، البتہ ایسی صورت میں ہر نماز سے پہلے وضو کریں، اگر کپڑوں پر ناپاکی لگی ہو تو اسے دھو لیں ورنہ انہیں کپڑوں میں نماز ادا کر لیں، ارشاد باری تعالی ہے: (وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ) (اور (اللہ تعالی نے) تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی) (الحج: 78)، مزید ارشادِ نبوی ہے: (إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتم) (میں جب تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے رک جاؤ، اور جب کسی چیز کا حکم دوں تو اسے حسبِ استطاعت کرو) (متفق عليه).

87. اگر کوئی مریض از خود طہارت حاصل نہ کر سکتا ہو تو اسے کسی دوسرے سے وضو یا تیمّم کرنے میں مدد لینا چاہیے. (فتاوی اسلامیہ: 264).

88. ذِکر کرنے اور زبانی قرآن کی تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں (مسلم)، یہی حکم موبائل سے قرآن کی تلاوت کرنے کا ہے، لیکن قرآن پکڑنے کے لیے وضو ہونا چاہیے، فرمانِ نبوی ہے: (لاَ یَمَسَّ الْقُرْآنَ إلاَّ طَاهِرٍ) (قرآن کو پاکیزہ انسان ہی ہاتھ لگائے) (نسائي).

89. چکنائی والی چیز کھانے کے بعد کلی کرنا سنت ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور کلی کی، پھر فرمایا: (اس میں چکناہٹ ہے) (بخاری اور مسلم).

90. نیند یا صرف ہوا خارج ہونے سے استنجاء کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ صرف وضو کرنا ہی کافی ہے۔ (فتاوی اسلامیہ: 260).

91. درج ذیل امور میں وضو کرنا مستحب ہے: (1) ذکر وتلاوت، (2) ہر نماز کے وقت، (3) سونے سے قبل، (4) جنابت کی حالت میں سونے، کھانے پینے، یا دوبارہ جماع کے لیے، (5) غسلِ جنابت سے قبل.

موزوں، پگڑي اور پلستر پر مسح کے مسائل:

92. موزوں یا جرابوں پر مسح اللہ تعالی کی طرف سے رخصت ہے جس کے جائز ہونے پر علماء اہل السنۃ کا اجماع ہے، اور متواتر احادیث سے یہ سنت ثابت ہے، حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھ سے ستر (70) صحابہ نے موزوں پر مسح کا بیان کیا ہے: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن رات موزے پہنے رکھنے کا حکم دیتے، خواہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا نیند آئے، البتہ جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے (ترمذی، نسائی: صحیح).

93. اگرچہ جرابوں پر مسح کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت نہیں، اور اس بارے میں مروی حدیث شاذ وضعیف ہے، لیکن ابن المنذر فرماتے ہیں: نو (9) صحابہ کرام سے جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے (الاوسط: 462/1)، ابن قدامہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام نے جرابوں پر مسح کیا ہے، اور ان کے زمانہ میں کسی نے ان کی مخالفت نہیں کی، جو اس مسئلہ پر صحابہ کے اجماع کی دلیل ہے (المغنی: 215/1)، مزید یہ کہ نظر کے اعتبار سے بھی موزوں اور جرابوں میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ دونوں پر مسح کرنے کی ایک ہی وجہ ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ: 214/21)، لیکن جرابوں پر مسح کے متعلق اکثر علماء کی شرط ہے کہ وہ موٹی ہوں، باریک شفاف جرابوں پر مسح جائز نہیں، ابن تیمیہ وغیرہ نے اسے راجح قرار دیا ہے (شرح عمدة الفقه 251/1)، وفتاوى اللجنه الدائمه 101/4)، وفتاوى ابن باز 110/10).

94. موزوں یا جرابوں پر مسح کی چار شرطیں ہیں: (1) باوضو پہنے ہوں، (2) پاؤں ٹخنوں تک ڈھکے ہوں، (3) مسح مقررہ مدت کے دوران ہو، (4) موزے یا جرابیں پاک ہوں، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن رات مسافر کے لئے، اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزوں کے مسح کی مدت مقرر فرمائی (مسلم).

95. مسح کی مدت پہلی بار مسح کرنے سے شروع ہوتی ہے، چنانچہ اگر فجر کی نماز کے لیے وضو کرکے موزے پہنے ہوں، اور ظہر کی نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے پہلی پر مسح کیا گیا ہو تو اگلے دن ظہر سے پہلے تک مقیم، اور تین دن بعد تک مسافر مسح کر سکتا ہیں.

96. موزوں پر مسح پاؤں کے اوپر سے کرنا مسنون ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ) (اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے اوپر کی بجائے نیچے سے مسح کیے جاتے، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر سے مسح کرتے ہوئے دیکھا) (ابوداود: صحیح).

97. جس نے دورانِ اقامت موزوں پر مسح شروع کیا ہو پھر سفر شروع کردیا تو سفر کی مدت (یعنی تین دن) تک مسح کر سکتا ہے، اس کے برعکس اگر دورانِ سفر مسح شروع کیا ہو اور پھر اقامت اختیار کرلی تو مقیم کی مدت (ایک دن) تک مسح کرے گا.

98. باوضو حالت میں موزے یا جرابیں اتار دینے سے وضو باقی رہتا ہے ختم نہیں ہوتا، جیساکہ سر کے بال منڈوانے سے وضو ختم نہیں ہوتا، لیکن اسی وضو میں دوبارہ موزے پہننے کے بعد اس پر مسح کرنا جائز نہیں بلکہ دوبارہ وضو کرکے موزے پہننا ہوں گے.

99. موزوں یا جرابوں پر مسح کرنے کی یہ اجازت صرف وضو کے دوران ہے، جبکہ غسل کرتے ہوئے انہیں اتارنا ہوگا۔ جیساکہ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی سابقہ روایت میں ہے کہ نبی اکرم (جنابت کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم دیتے تھے) (ترمذی، نسائی: صحیح).

100. سر پر پگڑی باندھی گئی ہو تو اس پر مسح کرنا جائز ہے، صحیح بخاری میں عمرو بن امیہ فرماتے ہیں: (میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا)، لیکن سر پر رکھی جانی والی ٹوپی اور رومال وغیرہ پر مسح کرنا جائز نہیں. (فتاوی شیخنا ابن عثیمین (170/11).

101. خواتین نے اگر ڈوپٹہ وغیرہ مضبوطی سے باندھا ہو جسے اتارنے میں مشکل یا تکلیف ہو تو اس پر مسح کر سکتیں ہیں (ابن عثیمین: الشرح الممتع (239/1).

102. زخموں یا ٹوٹی ہڈی پر باندھی جانے والی پٹی، پلستر وغیرہ پر مسح کرنا جائز ہے، اس کے لیے نہ تو باوضو حالت میں پہننا شرط ہے، اور نہ ہی اس کی کوئی مدت مقرر ہے، بشرطیکہ یہ پٹی یا پلستر بقدر حاجت ہو، اگر حاجت سے زیادہ حصہ کو آسانی سے اتارا جاسکتا ہو تو اسے اتار کر دھونا چاہیے (فتاوی شیخنا ابن عثیمین (171/11)، جبکہ مصنوعی ہاتھ یا پاؤں پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں. (فتاوی ابن عثیمین (152/11).

غسل جنابت کے مسائل :

103. جنابت سے غسل کرنا فرض ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: { وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا } (اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو غسل کرو) (المائدہ: 6). غسل کا شرعی معنی: عبادت کی نیت سے جسم کو سنت کے مطابق پانی سے تر کرنا ہے.

104. حالتِ جنابت میں: نماز پڑھنا، طواف کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اور مسجد میں ٹھہرنا منع ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ (اور نہ ہی جنابت کی حالت میں نماز پڑھو، (اور نہ مسجد میں ٹھہرو) سوائے اس سے گذرتے ہوئے) (النساء: 43)، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (نبی اکرم ﷺ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے) (ترمذی: صحیح).

105. حالتِ جنابت میں سلام کرنا، اللہ کا ذکر کرنا جائز ہے، ام المؤمنین عَائشَة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ اَحْيَانِه)) (نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے) (مسلم:373)

106. حالتِ جنابت میں سونے یا کھانا کھانے سے قبل وضو کرنا مسنون ہے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (رسول اللہ صلى الله عليه وسلم حالتِ جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کی طرح وضو کرلیتے) (مسلم).

107. اگر نیند سے جاگنے کے بعد احتلام کا شک ہو اور کپڑوں اور جسم پر منی کے اثرات ہوں تو غسل کرنا چاہیے، ورنہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں، (بخاری: 278).

108. متفقہ موجباتِ غسل: (1) مرد عورت کی شرمگاہ مل جانے پر غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو، جیسا کہ ارشاد ہے: (وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْل) (مسلم: 349)، (2) جماع، اور احتلام وغیرہ کی صورت میں منی خارج ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے، جیسا کہ آپ نے فرمایا: (إذا فَضختَ الماءَ فاغتسِلْ) (جب منی دیکھو تو غسل کرو) (ابوداود: صحیح)، (3) حیض ونفاس ختم ہونے پر غسل کرنا واجب ہے، رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حبیش کو فرمایا: ((فَإِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلَاةَ وَإِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ)) (جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو جب ختم ہو جائے تو غسل کرکے نماز شروع کردو) (بخاری:226).

109. (4) جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر جمعہ کا غسل بھی واجب ہے، صحیحین میں فرمانِ نبوی ہے: (غُسْلُ الْجُمُعَة وَاجِب عَلَى كُلّ مُحْتَلِم) (جمعہ کے لیے غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے).

110. (5) غیر مسلم اگر اسلام قبول کرے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب وہ اسلام لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا) (احمد، ابوداوٗد، نسائی، ترمذی: صحیح).

111. (6) بعض علماء نے موت کو بھی موجباتِ غسل میں شمار کیا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں فوت ہونے والے کے بارے فرمایا: (اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ) (اسے پانی اور بیری سے غسل دو) (متفق علیہ).

112. نمازِ عیدین کے لیے، حج و عمرہ کا احرام پہنتے ہوئے، اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوءُ)) (میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو اٹھانے کے بعد وضو ہے) (ترمذی: صحیح).

113. غسلِ جنابت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جنابت سے غسل کی نیت کی جائے، جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے: (إنما الاعمال بالنیات)، صحیح بخاری (272) میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے غسل کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: (جب رسول اللہ ﷺ غسلِ جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے، پھر نماز کی طرح کا وضو کرتے، اس کے بعد ہاتھ کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کرتے، تین لپ پانی سر پر ڈالتے، اور پھر سارے بدن پر پانی بہاتے (آخر میں ایک دفعہ پھر دونوں پاؤں دھوتے).

114. غسلِ جنابت کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے) (رواه اهل السنن: صحيح).

115. مسنون طریقہء غسل کے علاوہ اگر غسل کی نیت سے جسم کو پانی سے تر کر لیا جائے تو بھی غسل ہو جاتا ہے.

116. غسل کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ)) (اللہ عزوجل بڑا حوصلے والا اور شرم والا ہے۔ حجاب اور حیا کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا جو کوئی غسل کرنا چاہے پردہ کر کے غسل کرے) (ابوداؤد، نسائی: صحیح).

117. اگر سر کے بالوں کی چٹیا بنائی گئی ہوں، اور اچھی طرح پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچا دیا جائے تو سر کے بال کھولنے کی ضرورت نہیں ہے. (مسلم: 330).

تیمم کے مسائل :

118. تیمّم کا لغوی معنی: کسی چیز کا قصد یا ارادہ ہے، اصطلاحی معنی: عبادت کی نیت سے، سنت کے مطابق، چہرے اور ہاتھوں پر مٹی سے مسح کرنا ہے.

119. تیمّم اللہ تعالی کی طرف سے بندوں کے لیے رخصت ہے، جو کہ شریعتِ اسلامیہ کی خوبیوں اور اس امت کی خصوصیات میں سے ہے، جو کہ کتاب وسنت اور اجماع علماء سے ثابت ہے. ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَإِنْ كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ أَيْدِيكُمْ﴾ (اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضاء حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے اپنے منہ اور ہاتھ کا تیمّم کر لو) (النساء: 43)، اور صحیحین میں فرمانِ نبوی ہے: (وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا) (میرے لیے روئے زمین کو سجدہ گاہ اور طہارت بنا دیا گیا ہے) (بخاري:328، مسلم: 521).

120. تیمّم کی شرطیں: (1) اسلام، (2) عقل، (3) تمیز، (4) نیت، (5) پانی نہ ملنا، جیسا کہ سابقہ آیت میں ہے: {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا} (تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے اپنے منہ اور ہاتھ کا تیمّم کر لو)، یا سخت بیماری کی وجہ سے اسے استعمال نہ کیا جاسکنا: {وَإِنْ

كُنتُم مَّرْضَى } (اور اگر تم بیمار ہو)، یا شدید سردی میں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے جان کو خطرہ ہو جیساکہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو ایک جنگ میں احتلام ہوگیا۔ رات شدید سرد تھی، غسل کرنے سے ہلاکت کا خوف تھا، چنانچہ انہوں نے تیمّم کرکے صبح کی نماز پڑھادی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی تو آپ سن کر مسکرا دیئے اور کچھ نہیں فرمایا) (احمد، ابوداؤد: صحيح) (مجموع فتاى ابن تيمية 451/21)، (6) چھٹی شرط یہ کہ تیمّم پاک مٹی سے کیا جائے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: {فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا } (پاک مٹی سے تیمّم کرلو).

121. روئے زمین پر موجود ہر طرح کی پاک: مٹی، ریت، پتھر وغیرہ کے ہاتھوں سے لگنے والے غبار سے تیمّم کیا سکتا ہے، صحیحین میں فرمانِ نبوی ہے: (وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا) (میرے لیے روئے زمین کو سجدہ گاہ اور طہارت بنادیا گیا ہے) .

122. اگر جسمانی تکلیف (Skin diseases) کی وجہ سے پانی استعمال نہ کیا جاسکے تو اس صورت میں جسم کا جو حصہ دھونا ممکن ہو اسے دھویا جائے، اور جو حصہ دھونا ممکن نہ ہو اس کی طرف سے تیمّم کرلیا جائے،، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (جس قدر ممکن ہو اللہ سے ڈرو) (التغابن: 16)، (فتاوى اللجنة الدائمة: 407/24).

123. اگر کوئی شخص پانی تک نہ پہنچ سکتا ہو، اور اسے کوئی لا کر دینے والا بھی نہ ہو تو پھر بھی اسے تیمّم کرنا جائز ہے.(فتاوى اسلامية: 263).

124. اگر کسی شخص کو پانی یا مٹی کچھ بھی نہ مل سکے تو وہ اسی حالت میں نماز ادا کرلے، نماز کو قضا کرنا جائز نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (جس قدر ممکن ہو اللہ سے ڈرو) (التغابن: 16).

125. تیمّم کا صحیح طریقہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَقُوْلُ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا) ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَ ظَاهِرَكَفَّيْهِ وَ وَجْهَهٗ) (تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کرلینا کافی تھا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے، اور بائیں ہاتھ کو دائیں پر اور ہتھیلیوں پر پھیرا، اور منہ پر مسح کیا) (بخاری ومسلم).

126. تیمّم ان تمام چیزوں سے ختم ہوتا ہے جن سے وضو ختم ہوتا ہے، مزید یہ کہ پانی حاصل ہونے یا اسے استعمال کرنے کی استطاعت پانے پر بھی تیمّم ختم ہو جاتا ہے، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پاک) مٹی مسلمان کے لیے طہارت (تیمّم) ہے، خواہ دس سال تک پانی نہ ملے، لیکن جب مل جائے تو پھر پانی سے جسم دھونا چاہیئے) (احمد وترمذی: صحيح).

حیض ونفاس (Menstrual & post-Partum bleeding) کے مسائل:

127. حیض بغیر کسی مرض کے وہ طبیعی خون ہے جو عورت کے رحم سے مقررہ اوقات میں جاری ہوتا ہے، جبکہ نفاس: رحم سے نکلنے والے اس خون کا نام ہے جو بچے کی پیدائش کے وقت اور اس کے بعد جاری ہوتا ہے.

128. حیض ونفاس کی عمر، مدت یا تاریخ مقرر نہیں ہے، بلکہ یہ چیزیں عورتوں کے خاندان، ماحول اور صحت کے اعتبار مختلف ہوتی ہیں، لہٰذا جب بھی خون میں حیض کی صفات پائی گئیں اسے حیض کا حکم دیا جائے گا. اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا: (جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہوجائے تو غسل کرلو)، (نسائی: صحيح)، البتہ جمہور علماء کا قول ہے کہ: حیض کم از کم نو (9) سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے، اور غالباً پچاس (50) سال کی عمر کے بعد حیض بند ہو جاتا ہے، جبکہ عموماً حیض کی مدت چھ یا سات دن کے لیے ہوتی ہے، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمنہ بنت جحش کو فرمایا: (چھ یا سات دن کے بعد غسل کرکے پاک ہو جاؤ.... جیساکہ عموماً عورتوں کو حیض آتا اور ختم ہوتا ہے) (ترمذي: حسن) (فتویٰ اسلام ویب: 19096)

129. حیض ونفاس سے یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں: (1) نماز پڑھنا، (2) روزہ رکھنا، (3) طواف کرنا، (4) قرآن کو چھونا، (5) ہمبستری کرنا، ارشادِ باری تعالی ہے: (فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) (حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو) (البقرة: 222)، صحیح بخاری میں اَبُوسَعِید الخُدرِی نبی اکرم سے روایت فرماتے ہیں: ((اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ)) (کیاایسانہیں کہ جب عورت کو حیض آئے، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے).

130. (6) حالتِ حیض میں عورت کو طلاق دیناحرام ہے، اگرچہ ایسی طلاق کا شمار ہوگا، جیساکہ صحیحین میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنی بیوی سے رجوع کرنے اور حیض سے پاک ہونے تک اسے اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا). (بخاري:4908، مسلم:1471).

131. حیض سے جو چیزیں ثابت یا واجب ہو جاتی ہیں: (1) غسل. (2) بلوغت. (3) عدت کا شمار. (4) رحم کا حمل سے خالی ہونا.

132. حائضہ کو بغیر کسی ضرورت کے مسجد میں نہیں ٹھہرنا چاہیے، اور ٹھہرنے کی شرط یہ ہے کہ مسجد خون وغیرہ کی ناپاکی سے محفوظ رہے. مزید اسے چاہیے کہ نماز کی جگہ سے الگ بیٹھے، جیساکہ فرمانِ نبوی ہے: (وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ) (اور حائضہ عورتوں کو مسلمانوں کی جائے نماز سے الگ بیٹھنے کا حکم دیا) (متفق عليه)، جبکہ حدیث (لاَ أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا لِجُنُب) اکثر علماء نے اسے ضعیف قرار دیا ہے.

133. حائضہ سے صحبت کرنے کا کفارہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دوران حیض صحبت کرنے کا کفارہ ایک دینار (4.25) گرام) سونا، یا نصف دینار (2.12) گرام) سونا صدقہ کرنا ہے) (ابوداود: صحیح)

134. حیض شروع ہوتے ہی روزہ ختم ہو جاتا ہے، خواہ سورج غروب ہونے سے ایک لحہ پہلے ہی کیوں نہ ہو۔ نیز حیض کی وجہ سے روزہ ختم ہونے کے بعد کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس روزہ کی قضا واجب ہو گی.

135. اگر کوئی عورت رمضان میں فجر کی اذان سے پہلے حیض سے پاک ہو جائے اور غسل کا وقت نہ ہو تو پہلے روزہ رکھ کر بعد میں غسل کر سکتی ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں صبح کرتے پھر (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے) (البخاري:1825).

136. حیض شروع ہونے سے پہلے جس نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو : حیض ختم ہونے پر اس نماز کی قضا دینا ہوگی. اسی طرح حیض ختم ہونے کے بعد جس نماز کا وقت باقی ہو اسے ادا کرنا چاہیے، ابن عباس فرماتے ہیں: (غسل کرکے نماز پڑھے اگرچہ چند لحات ہی ہوں) (البخاري: 324) (فتاوی اسلامیة: 326)

137. حائضہ ذکر اذکار کر سکتی ہے، صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین عورتوں کو عید گاہ میں لائیں، تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور دعا میں شرکت کریں).

138. حائضہ قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے، اس کے لیے قرآن کی تلاوت سے ممانعت کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے. (شیخ ابن باز: فتاوی اسلامیة: 320).

139. حائضہ قرآن کپڑے وغیرہ سے پکڑ سکتی ہے، ابوادائل رحمہ اللہ اپنی خادمہ کو حالت حیض میں قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور وہ قرآن مجید کا نیفہ پکڑ کر لا دیتی تھیں (بخاری).

140. صحیح مسلم میں فرمانِ نبوی ہے : ((اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا اَلنِّكَاحَ)) (ہمبستری کے علاوہ ہر قسم کا فعل حائضہ عورت سے کر سکتے ہو).

141. کپڑے پر حیض کے خون کا داغ لگ جائے تو اتنی جگہ دھو کر اسی کپڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے ۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے حیض کے خون سے آلودہ ہو جاتے، تو غسل کے بعد ہم خون کپڑے سے کھرچ ڈالتیں پھر وہ جگہ پانی سے دھو ڈالتیں اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک کر اس میں نماز پڑھ لیتیں (البخاری:302).

142. حائضہ عورت کے جسم اور کپڑوں پر خون نہ لگا ہو تو وہ پاک ہیں، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی اور برتن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی، آپ برتن سے اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا، (اسی طرح) حیض کی حالت میں ہڈی سے گوشت کھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی تو آپ اسی جگہ سے کھاتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا تھا) (مسلم).

143. بعض خواتین کا حیض کا خون بند ہونے پر سفید پانی کا خارج ہونا حیض ختم ہونے کی علامت ہے، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (جب تک سفید پانی نہ دیکھ لو اس وقت تک (طہارت حاصل کرنے کے لئے) جلدی سے کام نہ لیا کرو) (البخاری)

144. حیض کا خون بند ہونے کے بعد پیلا یا گدلا پانی حیض شمار نہیں ہوگا، جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا) (أبو داود: صحيح).

145. اگر حیض کا خون بند ہونے کے بعد غسل کر لیا ہو، اور پھر دوبارہ حیض کا خون آ جائے تو جب تک وہ خون جاری رہے اسے حیض شمار کیا جائے گا، اور ختم ہونے پر پھر سے غسل کیا جائے گا. (الشیخ ابن باز: فتاوی اسلامیة: 321).

146. اگر کوئی نقصان نہ ہو تو بوقتِ ضرورت حیض روکنے کی ادویات استعمال کی جا سکتی ہیں. (فتوی کیمٹي: فتاوی اسلامیة: 322).

147. استحاضہ وہ خون ہے جو بعض خواتین کو کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آتا ہے، اور یہ مہینہ بھر یا زیادہ دن جاری رہتا ہے، اس کے احکامات حیض کے احکام سے مختلف ہیں، چنانچہ استحاضہ کی حالت میں عورت پاک ہوتی ہے، اور اسے وہ تمام اعمال کرنے کی اجازت ہے جو پاک عورت کرتی ہے. ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ایک زوجہ حالت استحاضہ کے باوجود اعتکاف کیا کرتی تھیں) (بخاری).

148. حیض اور استحاضہ کے خون میں تین بڑے فرق ہیں: حیض کا خون گھاڑا، سیاہی مائل، اور بدبودار ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون: پتلا، سرخ، اور بغیر بو کے عام خون کی طرح ہوتا ہے.

149. استحاضہ والی خاتون کے لیے حیض اور استحاضہ میں فرق کرنے کی تین حالتیں ہیں:

(1) جس عورت کے حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق ہو اسے اس فرق کے مطابق عمل کرنا چاہیے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت ابی حبیش کو فرمایا: (حیض کا خون ہو تو یہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے۔ للذا جب یہ ہو تو نماز نہ پڑھو، لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لو) (ابوداود: حسن)،

(2) جس عورت کے حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق نہ ہو اور اسے پہلے سے حیض آتا تھا پھر استحاضہ شروع ہوا، تو اسے اپنی سابقہ عادت کے مطابق دنوں کو حیض شمار کر کے غسل کرنا چاہیے، فرمان نبوی ہے: (دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الأَيَّامَ الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيْضِيْنَ فِيهَا) (بخاري:325، مسلم: 334).

(3) جس عورت کو پہلے حیض نہیں تھا اور اسے استحاضہ شروع ہو گیا تو وہ حیض کی عام مدت (چھ یا سات) دن شمار کر کے غسل کر کے پاک ہو جائے، آپ نے حمنہ بنت جحش کو فرمایا: (چھ یا سات دن کے بعد غسل کر کے پاک ہو جاؤ....، جیسا کہ عموماً عورتوں کو حیض آتا اور ختم ہوتا ہے) (ترمذي: حسن).

150. مستحاضہ کے لیے ممکن ہو تو ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے، صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت ابی حبیش کو فرمایا: (وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي) (جب حیض نہ ہو تو خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو)، اور یہی حکم ہر اس شخص کے لیے ہے جس کو سلس البول، یا مسلسل ہوا خارج ہونے سے وضو باقی نہ رہتا ہو.

151. حمل کے دوران عموماً حیض بند ہو جاتا ہے، لیکن شاذ و نادر حالات میں بعض خواتین کو حمل کے دوران بھی خون آتا ہے، چنانچہ حاملہ عورت کو اگر بار بار حیض جیسا خون آئے تو اسے حیض شمار کرے گی، لیکن اگر عام خون جیسا خون آئے تو اسے حیض شمار نہیں کیا جائے گا.

152. نفاس وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں آتا ہے، اور اس کے بھی حیض ہی کے احکامات ہیں. صحیح احادیث کی رو سے نفاس کی بھی کوئی مدت معین نہیں، لہٰذا جب تک یہ خون جاری رہے اس وقت تک نماز روزے وغیرہ منع ہے، اور جلدی یا دیر سے جب بھی بند ہو جائے غسل کرکے پاک ہو جائے.

153. اگر سقوطِ حمل (Abortion) یا (Miscarriage) ہو جائے اور ساقط ہونے والے بچے میں انسانی اعضاء (سر، ہاتھ، پاؤں وغیرہ)) ظاہر ہو چکے ہوں، جو عموماً حمل کے (80) دن کے بعد ظاہر ہوتے ہیں، تو ایسی حالت میں آنے والا خون نفاس شمار ہوگا، اور عورت کے لیے تمام وہ احکام ہوں گے جو بچے کی پیدائش کے بعد ہوتے ہیں، لیکن اگر ساقط ہونے والے بچے میں انسانی اعضاء ظاہر نہ ہوں، اور ابھی تک وہ گوشت کا لوتھڑا ہو تو ایسی حالت میں آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کے احکامات ہوں گے، یعنی ایسی حالت میں اس عورت کا حکم پاک عورتوں کا ہوگا.

(مجلة البحوث الفقهية المعاصرة: عدد 88) (فتاوى اسلامية: 324).

متفرقہ مسائل :

154. سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے) قزع کا معنی: سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا) (بخاری ومسلم).

155. مسلمان کا پسینہ اور بال پاک ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے اور بالوں کو ایک شیشی میں جمع کر لیتیں اور انہیں خوشبو میں ملا دیا کرتیں) (بخاری).

156. سو کر اٹھنے کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھونا اور تین بار ناک جھاڑنا چاہئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَا ثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ)) (آدمی سو کر اٹھے تو جب تک اپنے ہاتھ تین مرتبہ نہ دھولے، برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ معلوم نہیں رات اس کا ہاتھ کس کس جگہ لگتا رہا) (مسلم).

157. سو کر اٹھنے کے بعد وضو سے پہلے زبانی قرآن کی تلاوت کرنا اور دعائیں پڑھنا جائز ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شب گذاری کی تو دیکھا آپ آدھی رات تک سونے کے بعد اٹھے، اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر کر نیند کے آثار دور کئے، پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں تلاوت فرمائیں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اطمینان سے وضو کرکے نماز پڑھی (مسلم). سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے یہ دعا پڑھتے: ((بِاسْمِکَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى)) اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) (بخاری).